اِسمُ الظَّرف

۱ : ۵۷ ظرف کے لغوی معنی ہیں برتن یا بوری وغیرہ، یعنی جس میں کوئی چیز رکھی جائے۔ عربی میں لفافے کو بھی ظرف کہہ دیتے ہیں اور اسکی جمع ظروف کے معنی موافق اور ناموافق حالات کے بھی ہوتے ہیں۔ علم النحو کی اصطلاح میں اِسم الظرف کا مطلب ہے ایسا اِسم مشتق جو کسی کام کے ہونے یا کرنے کا وقت یا اسکی جگہ کا مفہوم رکھتا ہو۔ اس لئے ظرف کی دو قسمیں بیان کی جاتی ہیں۔ ایک ظرف زمان جو کام کے وقت اور زمانہ کو ظاہر کرے اور دوسری ظرف مکان جو کام کرنے کی جگہ کا مفہوم دے۔ لیکن جہاں تک اسم الظرف کے لفظ کی ساخت یعنی وزن کا تعلق ہے تو دونوں میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔

۲ : ۵۷ فعل ثلاثی مجرد سے اسم الظرف بنانے کے لئے دو وزن استعمال ہوتے ہیں، ایک مَفْعَلٌ اور دوسرا مَفْعِلٌ۔ مضارع مضموم العین یعنی باب نَصَرَ اور کَرُمَ اور مفتوح العین یعنی باب فَتَحَ اور سَمِعَ سے اسم الظرف عام طور پر مَفْعَلٌ کے وزن پر بنتا ہے، جبکہ مضارع مکسور العین یعنی باب ضَرَبَ اور حَسِبَ سے اسم الظرف ہمیشہ مَفْعِلٌ کے وزن پر بنتا ہے۔

۳ : ۵۷ مضارع مضموم العین سے استعمال ہونے والے تقریباً دس الفاظ ایسے ہیں جو خلاف قاعدہ مَفْعَلٌ کی بجائے مَفْعِلٌ کے وزن پر استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً غَرَبَ یَغْرُبُ سے مَغْرَبٌ کی بجائے مَغْرِبٌ، اسی طرح مَشْرَقٌ کی بجائے مَشْرِقٌ، مَسْجَدٌ کی بجائے مَسْجِدٌ وغیرہ۔ اگرچہ ان الفاظ کا مَفْعَلٌ کے وزن پر اسم الظرف بھی جائز ہے، یعنی مَغْرَبٌ اور مَسْجَدٌ بھی کہہ سکتے ہیں تاہم فصیح اور عمدہ زبان یہی سمجھی جاتی ہے کہ ان کو مَغْرِبٌ اور مَسْجِدٌ کہا جائے۔

۴ : ۵۷ اگر کوئی کام کسی جگہ (مکان) میں بکثرت ہوتا ہو تو اس کا اسم الظرف

مَفْعَلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے۔ لیکن یہ وزن صرف ظرف مکان کے لئے استعمال ہوتا ہے، مثلاً مَدْرَسَۃٌ (سبق لینے یا دینے کی جگہ) مَطْبَعَۃٌ (چھاپنے کی جگہ) وغیرہ۔

۵ : ۵۷ اسم الظرف چاہے مَفْعَلٌ کے وزن پر ہو یا مَفْعِلٌ یا مَفْعَلَۃٌ کے وزن پر ہو، ہر صورت میں اسکی جمع مکسر ہی استعمال ہوتی ہے اور تینوں اوزان کی جمع مکسر کا ایک ہی وزن "مَفَاعِلُ" ہے۔ نوٹ کرلیں کہ یہ وزن غیر منصرف ہے۔

۶ : ۵۷ مزید فیہ سے اسم ظرف بنانے کا الگ کوئی قاعدہ نہیں ہے بلکہ مزید فیہ سے بنائے گئے اسم المفعول کو ہی اسم الظرف کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے مُمْتَحَنٌ کے معنی یہ بھی ہیں "جسکا امتحان لیا گیا" اور اس کے معنی یہ بھی ہیں "امتحان کی جگہ یا وقت"۔ اس قسم کے الفاظ کے اسم المفعول یا اسم الظرف ہونے کا فیصلہ کسی عبارت کے سیاق و سباق سے ہی کیا جا سکتا ہے۔

۷ : ۵۷ باب افعال اور ثلاثی مجرد کے اسم الظرف میں تقریباً مشابہت ہو جاتی ہے۔ اور صرف میم کی فتحہ اور ضمہ کا فرق باقی رہ جاتا ہے، مثلاً مَخْرَجٌ ثلاثی سے ہے، اس کے معنی ہیں نکلنے کی جگہ، جبکہ مُخْرَجٌ باب افعال سے ہے اور اس کے معنی ہیں نکالنے کی جگہ۔ اسی طرح مَدْخَلٌ داخل ہونے کی جگہ اور مُدْخَلٌ داخل کرنے کی جگہ۔ اس فرق کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں۔

۸ : ۵۷ آپ کو بتایا گیا تھا کہ باب انفعال سے آنے والے افعال ہمیشہ لازم ہوتے ہیں، اس لئے ان سے فعل مجہول یا اسم مفعول نہیں بن سکتا لیکن اس باب سے اسم الظرف کے معنی پیدا کرنے کے لئے اس کے اسم المفعول کو استعمال کیا جاتا ہے، مثلاً اِنْحَرَفَ کے معنی ہیں مڑ جانا، جس کا اسم المفعول مُنْحَرَفٌ بنے گا، جس کے معنی ہوں گے مڑنے کی جگہ یا وقت، مگر اس سے اسم المفعول کا کام نہیں لیا جا سکتا۔ یہ بات بھی ذہن نشین کرلیں کہ مزید فیہ کے ابواب سے اسم المفعول کو جب اسم الظرف کے طور پر استعمال کرتے ہیں تو اسکی جمع، جمع مؤنث سالم کی طرح آتی ہے،

جیسے مُنْحَرَفٌ سے مُنْحَرَفَاتٌ اور مُحَاسَبٌ سے مُحَاسَبَاتٌ وغیرہ۔

۹ : ۵۷ یاد رکھئے کہ اسم الظرف میں کسی جگہ یا وقت کے تصور کے ساتھ ساتھ کسی کام کے کرنے یا ہونے کا مفہوم ضرور شامل ہوتا ہے۔ لیکن کچھ الفاظ ایسے ہیں جن میں وقت یا جگہ کا تصور تو ہوتا ہے مگر اس وقت یا جگہ میں کسی کام کے کرنے یا

ذخیرۂ الفاظ

فَسَحَ(ف)فَسْحًا = کشادگی کرنا۔ (تفعُّل) = کشادہ ہونا۔	اِذَا = جب بھی قِيْلَ = کہا گیا' کہا جائے۔
رَجَعَ(ض)رُجُوْعًا = واپس جانا' لوٹ آنا۔ رَصَدَ(ن)رَصَدًا = انتظار کرنا' گھات لگانا۔ سَكَنَ(ن)سُكُوْنًا = ٹھہر جانا' مسکین ہونا۔ رَقَدَ(ن)رَقْدًا = سونا (نیند میں)۔ بَرَدَ(ن)بَرْدًا = ٹھنڈا ہونا' ٹھنڈا کرنا۔	نَمْلَةٌ(ج نَمْلٌ) چیونٹی۔
بَرِحَ(س)بَرَاحًا = ٹلنا' ہٹ جانا۔	

مشق نمبر ۵۵

مندرجہ ذیل قرآنی عبارتوں میں : (i) اسم الظرف شناخت کرکے ان کا مادہ اور باب بتائیں (ii) اسم الظرف کی اعرابی حالت اور اسکی وجہ بتائیں (iii) مکمل عبارت کا ترجمہ لکھیں۔

(۱) قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ (۲) وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ (۳) اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ (۴) لَاۤ اَبْرَحُ حَتّٰى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ (۵) رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا (۶) قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ (۷) لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ (۸) مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا (۹) رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ (۱۰) هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ (۱۱) اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوْا (۱۲) سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ

اَسماءُ الصِّفة (۱)

۵۸ : ۱ اس کتاب کے حصہ اول کے پیراگراف ۳ : ٦ میں ہم نے اسم نکرہ کی دو قسمیں پڑھی تھیں' ایک اسم ذات جو کسی جاندار یا بے جان چیز کی جنس کا نام ہو' جیسے اِنْسَانٌ' فَرَسٌ' حِجْرٌ۔ اور دوسری اسم صفت جو کسی چیز کی صفت کو ظاہر کرے' مثلاً حَسَنٌ' سَهْلٌ وغیرہ۔

۵۸ : ۲ اسماءِ ذات کبھی تو بذریعہ حواس محسوس ہونے والی یعنی حِسی چیزوں کے نام ہوتے ہیں' جیسے بَیْتٌ' رَجُلٌ' رِیْحٌ وغیرہ اور کبھی وہ حواس کے بجائے عقل سے سمجھی جانے والی یعنی ذہنی چیزوں کے نام ہوتے ہیں' جیسے بُخْلٌ (کنجوسی) شَجَاعَةٌ (بہادری) وغیرہ۔ ذہنی چیزوں کے نام کو اسماء المعانی بھی کہتے ہیں۔ اب یہ بات نوٹ کرلیں کہ اسمائے ذات اور اسماء المعانی صفت کا کام نہیں دے سکتے' البتہ بوقت ضرورت موصوف بن سکتے ہیں۔

۵۸ : ۳ اسم المعانی اور صفت میں جو فرق ہوتا ہے وہ ذہن میں واضح ہونا ضروری ہے۔ اس فرق کو آپ اردو الفاظ کے حوالے سے نسبتاً آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ جیسے "کنجوس ہونا" مصدر ہے' "کنجوسی" اسم المعانی ہے اور "کنجوس" صفت ہے۔ اسی طرح "بہادر ہونا" مصدر ہے' "بہادری" اسم المعانی ہے اور "بہادر" صفت ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ڈکشنری سے عربی الفاظ کے معانی نوٹ کرتے وقت اس فرق کو بھی نوٹ کرلیا جائے اور ترجمہ کرتے وقت اس کالحاظ رکھا جائے۔ اب یہ نوٹ کرلیں کہ اسم صفت ضرورت پڑنے پر کسی اسم ذات یا اسم معانی کی صفت کے طور پر بھی استعمال ہوتے ہیں اور کسی موصوف کے بغیر جملہ میں ان کے اور بھی مختلف استعمال ہیں۔

۵۸ : ۴ آپ پڑھ چکے ہیں کہ ثلاثی مجرد سے اسم الفاعل اور اسم المفعول بنانے کا

ایک ہی مقرر وزن ہے اور اسی طرح مزید فیہ سے ان کو بنانے کا بھی ایک قاعدہ مقرر ہے۔ البتہ اسم الظرف بنانے کے لئے آپ نے تین مختلف وزن پڑھے ہیں۔ اب یہ نوٹ کرلیں کہ اسم صفت کے اوزان زیادہ ہیں اور ان کا کوئی قاعدہ بھی مقرر نہیں ہے۔ یعنی یہ طے نہیں ہے کہ کس باب سے صفت کسی وزن پر آئے گی۔ اس لئے کسی فعل سے بننے والے اسماء صفت معلوم کرنے کے لئے ہمیں ڈکشنری دیکھنا ہوتی ہے۔ اس سبق کا مقصد یہ ہے کہ اسماء صفت کے متعلق کچھ ضروری باتیں آپ کو بتا دی جائیں تاکہ ڈکشنری دیکھتے وقت آپ کا ذہن الجھن کا شکار نہ ہو۔

۵ : ۵۸ گزشتہ اسباق کے پیراگراف ۹ : ۵۵ اور ۵ : ۵۶ میں آپ دیکھ چکے ہیں کہ اسم الفاعل اور اسم المفعول‘ دونوں جملے میں کبھی فاعل اور کبھی مفعول بن کر آتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے اور بھی استعمال ہیں۔ مثلاً یہ مبتدا اور خبر بھی بنتے۔ جیسے اَلظَّالِمُ قَبِیْحٌ اور اَلْمَظْلُوْمُ جَمِیْلٌ۔ یہاں اَلظَّالِمُ (اسم الفاعل) اور اَلْمَظْلُوْمُ (اسم المفعول) دونوں مبتداء ہیں۔ یا اَلرَّجُلُ ظَالِمٌ اور اَلرَّجُلُ مَظْلُوْمٌ۔ یہاں اسم الفاعل اور اسم المفعول‘ دونوں خبر ہیں۔ اسی طرح یہ صفت کے طور پر بھی استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے رَجُلٌ ظَالِمٌ اور رَجُلٌ مَظْلُوْمٌ۔ یہ دونوں مرکب توصیفی ہیں۔ یہاں اسم الفاعل اور اسم المفعول رَجُلٌ کی صفت ہیں۔ اس لئے ڈکشنری میں کسی فعل کی صفت اگر فَاعِلٌ یا مَفْعُوْلٌ کے وزن پر نظر آئے تو پریشان ہونے کی کوشش نہ کریں۔

۶ : ۵۸ فَعِیْلٌ کے وزن پر بھی کافی اسماء صفت استعمال ہوتے ہیں۔ اس کے متعلق ذہن نشین کرلیں کہ (۱) فَعِیْلٌ کے وزن پر اسماء صفت عام طور پر ثلاثی مجرد کے افعال لازم سے استعمال ہوتے ہیں‘ جبکہ افعال متعدی سے اس کا استعمال بہت ہی کم ہے۔ (۲) فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت زیادہ تر باب کَرُمَ اور سَمِعَ سے آتی ہے۔ کیونکہ باب کَرُمَ سے آنے والے تمام افعال اور باب سَمِعَ سے اکثر افعال لازم ہوتے ہیں۔ استثنائی صورت میں دوسرے ابواب سے چند صفات فَعِیْلٌ کے وزن پر

ایک ہی مقرر وزن ہے اور اسی طرح مزید فیہ سے ان کو بنانے کا بھی ایک قاعدہ مقرر ہے۔ البتہ اسم الظرف بنانے کے لئے آپ نے تین مختلف وزن پڑھے ہیں۔ اب یہ نوٹ کرلیں کہ اسم صفت کے اوزان زیادہ ہیں اور ان کا کوئی قاعدہ بھی مقرر نہیں ہے۔ یعنی یہ طے نہیں ہے کہ کس باب سے صفت کسی وزن پر آئے گی۔ اس لئے کسی فعل سے بننے والے اسماء صفت معلوم کرنے کے لئے ہمیں ڈکشنری دیکھنا ہوتی ہے۔ اس سبق کا مقصد یہ ہے کہ اسماء صفت کے متعلق کچھ ضروری باتیں آپ کو بتا دی جائیں تاکہ ڈکشنری دیکھتے وقت آپ کا ذہن الجھن کا شکار نہ ہو۔

۵ : ۵۸ گزشتہ اسباق کے پیراگراف ۹ : ۵۵ اور ۵ : ۵۶ میں آپ دیکھ چکے ہیں کہ اسم الفاعل اور اسم المفعول' دونوں جملے میں کبھی فاعل اور کبھی مفعول بن کر آتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے اور بھی استعمال ہیں۔ مثلاً یہ مبتدا اور خبر بھی بنتے۔ جیسے اَلظَّالِمُ قَبِيْحٌ اور اَلْمَظْلُوْمُ جَمِيْلٌ۔ یہاں اَلظَّالِمُ (اسم الفاعل) اور اَلْمَظْلُوْمُ (اسم المفعول) دونوں مبتداء ہیں۔ یا اَلرَّجُلُ ظَالِمٌ اور اَلرَّجُلُ مَظْلُوْمٌ۔ یہاں اسم الفاعل اور اسم المفعول' دونوں خبر ہیں۔ اسی طرح یہ صفت کے طور پر بھی استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے رَجُلٌ ظَالِمٌ اور رَجُلٌ مَظْلُوْمٌ۔ یہ دونوں مرکب توصیفی ہیں۔ یہاں اسم الفاعل اور اسم المفعول رَجُلٌ کی صفت ہیں۔ اس لئے ڈکشنری میں کسی فعل کی صفت اگر فَاعِلٌ یا مَفْعُوْلٌ کے وزن پر نظر آئے تو پریشان ہونے کی کوشش نہ کریں۔

۶ : ۵۸ فَعِيْلٌ کے وزن پر بھی کافی اسماء صفت استعمال ہوتے ہیں۔ اس کے متعلق ذہن نشین کرلیں کہ (۱) فَعِيْلٌ کے وزن پر اسماء صفت عام طور پر ثلاثی مجرد کے افعال لازم سے استعمال ہوتے ہیں' جبکہ افعال متعدی سے اس کا استعمال بہت ہی کم ہے۔ (۲) فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت زیادہ تر باب کَرُمَ اور سَمِعَ سے آتی ہے۔ کیونکہ باب کَرُمَ سے آنے والے تمام افعال اور باب سَمِعَ سے اکثر افعال لازم ہوتے ہیں۔ استثنائی صورت میں دوسرے ابواب سے چند صفات فَعِيْلٌ کے وزن پر

(خوش)، تَعِبٌ (تھکا ماندہ) وغیرہ۔

ذخیرۂ الفاظ

بَشَرَ (ن) بَشْرًا = کھال چھیلنا۔ کھال ظاہر کرنا۔ بَشِرَ (س) بَشَرًا = خوش ہونا۔ (تفعیل) = خوش کرنا۔ خوش خبری دینا۔	خَدَعَ (ف)۔ خَدْعًا = دھوکا دینا۔ (مفاعلہ) = دھوکا دینا
ضَعَفَ (ن) ضُعْفًا = کمزور ہونا۔ (ف) ضِعْفًا = زیادہ کرنا، دوگنا کرنا۔ (استفعال) = کمزور خیال کرنا۔	خَبَرَ (ن)۔ خَبْرًا = حقیقت سے واقف ہونا۔ باخبر ہونا۔ حَفِظَ (س)۔ حِفْظًا = حفاظت کرنا۔ زبانی یاد کرنا۔ اَسِفَ (س)۔ اَسَفًا = غمگین ہونا۔ افسوس کرنا۔ نَذَرَ (ض)۔ نَذْرًا = نذر ماننا۔
نَذِرَ (س) نَذْرًا = چوکنا ہونا۔ (افعال) = چوکنا کرنا، خبردار کرنا۔	

مشق نمبر ۵۶ (الف)

مندرجہ ذیل قرآنی عبارتوں کا ترجمہ کریں۔

(۱) اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً (۲) وَاذْکُرُوْا اِذْ اَنْتُمْ قَلِیْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ
فِی الْاَرْضِ (۳) وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ (۴) اِنَّ
الْمُنَافِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ (۵) فَرَجَعَ مُوْسٰی اِلٰی قَوْمِهٖ غَضْبَانَ
اَسِفًا (۶) اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (۷) اِنَّکُمْ مَبْعُوْثُوْنَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ۔
(۸) وَمَا اَنَا عَلَیْکُمْ بِحَفِیْظٍ (۹) وَعِنْدَنَا کِتَابٌ حَفِیْظٌ (۱۰) اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ
(۱۱) وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ (۱۲) وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ

مشق نمبر ۵٦ (ب)

مذکورہ بالا مشق میں استعمال کئے گئے مندرجہ ذیل اسماء کا مادہ، باب اور صیغہ (عدد و جنس) بتائیں۔ نیز یہ بتائیں کہ یہ اسماء مشتقہ میں سے کون سے اسم ہیں۔

(۱) جَاعِلٌ (۲) مُسْتَضْعَفُوْنَ (۳) اَلْمُرْسَلِيْنَ (۴) مُبَشِّرِيْنَ (۵) مُنْذِرِيْنَ (٦) اَلْمُنَافِقِيْنَ (۷) خَادِعُ (خَادِعُهُمْ میں) (۸) اَسِفًا (۹) خَبِيْرٌ (۱۰) مَبْعُوْثُوْنَ (۱۱) حَفِيْظٌ (۱۲) فَرِحٌ (۱۳) عَلِيْمٌ (۱۴) حَمِيْدٌ۔

ضروری ہدایات

جو طلبہ قواعد کو خوب اچھی طرح یاد کر لیتے ہیں اور امتحان میں زیادہ نمبر لے کر سند حاصل کر لیتے ہیں، وہ بھی کچھ عرصہ کے بعد قواعد بھول جاتے ہیں۔ یہ ایک نارمل صورتِ حال ہے۔ آدمی زیادہ ذہین ہو یا کم ذہین ہو، ہر ایک کے ساتھ یہی ہوتا ہے۔ اس لئے اس صورتِ حال سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

ہم لوگ چودہ سال یا سولہ سال تک انگریزی پڑھتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں جو استعداد حاصل ہوتی ہے وہ معروف ہے۔ اس کے بعد جو لوگ ایسے کاروبار میں لگ جاتے ہیں جہاں انگریزی سے زیادہ واسطہ نہیں پڑتا، ان کی رہی سہی استعداد بھی جاتی رہتی ہے۔ جن لوگوں کو دفتر میں صبح سے شام تک انگریزی میں ہی سارا کام کرنا ہوتا ہے، ان کو بھی دیکھا ہے کہ جب انگریزی میں کچھ لکھنا ہوتا ہے تو کچی پینسل سے لکھتے اور ربڑ سے مٹاتے رہتے ہیں۔ گرامر کی کتابیں اور ڈکشنریاں ساتھ ہوتی ہیں۔ اس طرح چند سال کی محنت کے بعد انہیں انگریزی لکھنے کا محاورہ ہوتا ہے۔ البتہ انگریزی پڑھ کر سمجھنا ان کے لئے نسبتاً آسان ہوتا ہے لیکن ڈکشنری دیکھنے کی ضرورت پھر بھی ہوتی ہے۔

اب نوٹ کریں کہ جس شخص نے انگریزی نہیں پڑھی وہ گرامر کی کتابوں اور ڈکشنری کی مدد سے انگریزی پڑھنے کے لئے محاورہ حاصل نہیں کر سکتا۔ انگریزی

پڑھنے کا اصل فائدہ یہ ہے کہ اب انسان مذکورہ محاورہ کے لئے مشق کرنے میں گرامر اور ڈکشنری سے مدد حاصل کر سکتا ہے۔

اسی طرح عربی قواعد سمجھ کے اور اس کی کچھ مشقیں کر کے' اگر آپ انہیں بھول جاتے ہیں تو آپ کی محنت رائگاں نہیں جائے گی۔ قرآن مجید کا مطالعہ کرتے ہوئے کسی لفظ کی ساخت کو سمجھنے کے لئے ضروری قاعدہ اگر یاد نہ بھی آئے' تب بھی آپ کا ذہن یہ ضرور بتائے گا کہ متعلقہ قاعدہ کتاب میں کہاں ملے گا۔ وہ قاعدہ آپ کا سمجھا ہوا ہے' صرف ایک نظر ڈال کر اسے مستحضر کرنے کی ضرورت ہو گی۔ کسی لفظ کے معنی اگر بھول گئے ہیں تو ڈکشنری سے دیکھ سکتے ہیں۔

اس طرح مطالعہ قرآن حکیم کے دوران قواعد اور ذخیرۂ الفاظ کا اعادہ ہوتا رہے گا اور صرف دو یا تین پاروں کے مطالعہ سے ان شاء اللہ آپ کو یہ محاورہ ہو جائے گا کہ آپ قرآن مجید سنیں یا پڑھیں تو ترجمہ کے بغیر اس کا مطلب اور مفہوم سمجھ میں آتا جائے۔

اَسماءُ الصِّفه (۲)

۵۹۰۱ اب ہم آپ کو "اسماء الصفۃ" کی ایک خاص اور اہم قسم سے متعارف

	رفع	نصب	جر
مذکر واحد	اَفْعَلُ	اَفْعَلَ	اَفْعَلَ
مذکر تثنیہ	اَفْعَلَانِ	اَفْعَلَیْنِ	اَفْعَلَیْنِ
مذکر جمع	فُعْلٌ	فُعْلاً	فُعْلٍ
مؤنث واحد	فَعْلَاءُ	فَعْلَاءَ	فَعْلَاءَ
مؤنث تثنیہ	فَعْلَاوَانِ	فَعْلَاوَیْنِ	فَعْلَاوَیْنِ
مؤنث جمع	فُعْلٌ	فُعْلاً	فُعْلٍ

۳ : ۵۹ امید ہے کہ مذکورہ گردان میں آپ نے یہ باتیں نوٹ کرلی ہوں گی :

(i) واحد مذکر کا وزن اَفْعَلُ اور واحد مونث کا وزن فَعْلَاءُ دونوں غیر منصرف ہیں۔

(ii) جمع مذکر اور جمع مونث دونوں کا ایک ہی وزن ہے یعنی فُعْلٌ اور یہ معرب ہے

(iii) واحد مونث فَعْلَاءُ سے تثنیہ بناتے وقت ہمزہ کو واو سے تبدیل کردیتے ہیں۔

۴ : ۵۹ آپ کو یاد ہوگا کہ حصہ اول کے پیراگراف ۳ : ۴ اور ۴ : ۴ میں مونث قیاسی کے ضمن میں ایک علامت الف ممدودہ (۔اء) بتائی گئی تھی۔ وہ دراصل یہی فَعْلَاءُ کا وزن ہے۔ اس وقت چونکہ آپ نے اوزان نہیں پڑھے تھے اس لئے الف ممدودہ یا فَعْلَاءُ کے وزن والے الفاظ کی نحوی گردان نہیں کرائی گئی تھی۔ لیکن اب آپ ان کی گردان کرسکتے ہیں۔

ذخیرۂ الفاظ

نَزَعَ (ض) نَزْعًا = کھینچ نکالنا۔

حَشَرَ (ن ' ض) حَشْرًا ۔ جمع کرنا۔

زَرِقَ (س) زَرَقًا ۔ آنکھوں کا نیلا ہونا ' اندھا ہونا۔

صَفِرَ (س) صَفَرًا ۔ زرد رنگ کا ہونا۔

حَرِجَ (س) حَرَجًا ۔ تنگ ہونا۔ حَرَجٌ ۔ تنگی ' گرفت۔

جَمَلٌ (ج جِمَالٌ ' جِمَالَةٌ) ۔ اونٹ۔

اَعْمٰی (ج عُمْیٌ) ۔ اندھا۔ اَبْیَضُ ۔ سفید۔

فَاِذَا ۔ تو اچانک۔

مشق نمبر ۵۷ (الف)

مندرجہ ذیل افعال سے ان کی صفت (الوان وعیوب) بنا کر ہر ایک کی نحوی گردان کریں۔

(۱) بَكِمَ - گونگا ہونا (۲) خَضِرَ - سبز ہونا (۳) حَوِرَ - آنکھ کی سفیدی اور سیاہی کا نمایاں ہونا، خوبصورت آنکھ والا ہونا۔

مشق نمبر ۵۷ (ب)

مندرجہ ذیل قرآنی عبارتوں میں : (i) صفت الوان وعیوب تلاش کر کے ان کا صیغہ (عدد وجنس) بتائیں (ii) مکمل عبارت کا ترجمہ کریں۔

(۱) وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا اَبْكَمُ لاَ يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ (۲) وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا (۳) اَلَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا (۴) كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ (۵) لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلاَ عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلاَ عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ (۶) اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ (۷) وَنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنّٰظِرِيْنَ

اِسمُ المُبالغہ

۱ : ۶۰ اسماء مشتقہ کے پہلے سبق یعنی اس کتاب کے پیراگراف نمبر۸ : ۵۴ میں ہم نے ان کی چھ اقسام: اسم الفاعل 'اسم المفعول 'اسم الظرف 'اسم الصفہ' اسم التفصیل اور اسم الالہ کا ذکر کیا تھا' جن میں سے اب تک ہم چار کے متعلق کچھ پڑھ چکے ہیں۔ وہاں ہم نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ بعض حضرات اسم المبالغہ کو بھی مشتقات میں شمار کرتے ہیں۔ تاہم اسم المبالغہ چونکہ ایک طرح سے اسم الصفہ بھی ہے اس لئے ہم نے اسے مشتقات کی الگ مستقل قسم شمار نہیں کیا تھا۔ البتہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اسم المبالغہ پر بھی کچھ بات کرلی جائے۔

۲ : ۶۰ اب یہ بات سمجھ لیجئے کہ اسم المبالغہ میں بھی زیادہ تر "کام کرنے والا" کا ہی مفہوم ہوتا ہے۔ البتہ فرق یہ ہے کہ یہ مفہوم مبالغہ یعنی کام کی کثرت اور زیادتی کے معنی کے ساتھ ہوتا ہے۔ مثلاً ضَرَبَ (مارنا) سے اسم الفاعل "ضَارِبٌ" کے معنی ہوں گے "مارنے والا" جبکہ اس سے اسم المبالغہ "ضَرَّابٌ" کے معنی ہوں گے "کثرت سے اور بہت زیادہ مارنے والا"۔

۳ : ۶۰ اسماء صفت کی طرح اسم المبالغہ کے اوزان بھی متعدد ہیں۔ اور قیاس (مقررہ قواعد) سے زیادہ اس میں بھی سماع (اہل زبان سے سننا) پر انحصار کیا جاتا ہے۔ تاہم اس کے تین اوزان کا تعارف ہم کرا دیتے جو کہ زیادہ استعمال ہوتے ہیں۔

۴ : ۶۰ اسم المبالغہ کا ایک وزن فَعَّالٌ ہے۔ اس میں کسی کام کو کثرت سے کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔ جیسے غَفَّارٌ (بار بار بخشنے والا)۔ کسی کاریگری یا کاروبار کے پیشہ ورانہ ناموں کے لئے بھی زیادہ تر یہی وزن استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً خَبَّازٌ (بار بار بکثرت روٹی بنانے والا یعنی نانبائی)۔ اسی طرح خَیَّاطٌ (درزی) بَزَّازٌ (کلاتھ مرچنٹ) وغیرہ۔

۵ : ٦٠ فَعُوْلٌ بھی مبالغہ کا وزن ہے۔ اس میں یہ مفہوم ہوتا ہے کہ جب بھی کوئی کام کرے تو خوب دل کھول کر کرے۔ جیسے صَبُوْرٌ (بہت زیادہ صبر کرنے والا)۔ غَفُوْرٌ (بہت بخشنے والا) وغیرہ۔

٦ : ٦٠ فَعْلاَنُ کے وزن میں کسی صفت کے حد سے زیادہ ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔ جیسے عَطِشَ (پیاسا ہونا) سے عَطْشَانُ (بے انتہا پیاسا) کَسِلَ (ست ہونا) سے کَسْلاَنُ (بے انتہا ست) وغیرہ۔ فَعْلاَنُ کی مؤنث فَعْلٰی کے وزن پر اور مذکر و مؤنث دونوں کی جمع فِعَالٌ یا فُعَالٰی کے وزن پر آتی ہے۔ مثلاً عَطِشَ (پیاسا ہونا) سے عَطْشَانُ کی مؤنث عَطْشٰی اور دونوں کی جمع عِطَاشٌ

غَضِبَ (غضبناک ہونا) سے غَضْبَانُ کی مؤنث غَضْبٰی اور دونوں کی جمع غِضَابٌ '

سَکِرَ (مدہوش ہونا) سے سَکْرَانُ کی مؤنث سَکْرٰی اور دونوں کی جمع سُکَارٰی '

کَسِلَ (ست ہونا) سے کَسْلاَنُ کی مؤنث کَسْلٰی اور دونوں کی جمع کُسَالٰی وغیرہ۔

۷ : ٦٠ یہ بات بھی نوٹ کرلیں کہ فَعْلاَنُ (غیر منصرف) کبھی فَعْلاَنٌ (معرب) بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے تَعْبَانٌ (تھکاماندہ)۔ ایسی صورت میں اس کی مؤنث "ۃ" لگاکر بناتے ہیں جیسے تَعْبَانَۃٌ ۔ نیز ایسی صورت میں مذکر اور مؤنث ' دونوں کی جمع سالم استعمال ہوتی ہے۔ جیسے تَعْبَانُوْنَ ۔ تَعْبَانَاتٌ ۔

۸ : ٦٠ فَعُوْلٌ اور فَعِیْل میں کبھی "ۃ" لگاکر مؤنث بنائے ہیں اور کبھی مذکر کا ہی صیغہ مؤنث کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس کا قاعدہ سمجھ لیں۔ فَعُوْلٌ اگر بمعنی مفعول ہو ' تب اس کے مذکر اور مؤنث میں "ۃ" لگاکر فرق کرتے ہیں۔ مثلاً جَمَلٌ حَمُوْلٌ (ایک بہت لادا گیا اونٹ) اور نَاقَۃٌ حَمُوْلَۃٌ (ایک بہت لادی گئی اونٹنی)۔ لیکن اگر فَعُوْلٌ بمعنی فاعل ہو تو مذکر و مؤنث کا صیغہ یکساں رہتا ہے۔ جیسے رَجُلٌ صَبُوْرٌ (ایک بہت صبر کرنے والا مرد) اور اِمْرَاَۃٌ صَبُوْرٌ (ایک بہت صبر کرنے والی عورت)۔

۹ : ٦۰ نوٹ کریں کہ فَعِیْلٌ کے وزن میں مذکورہ بالا قاعدہ برعکس یعنی الٹا استعمال ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ فَعِیْلٌ جب بمعنی فاعل ہو، تب مذکر و مؤنث میں "ۃٌ" سے فرق کرتے ہیں۔ جیسے رَجُلٌ نَصِیْرٌ (ایک مدد کرنے والا مرد) اور اِمْرَاَۃٌ نَصِیْرَۃٌ (ایک مدد کرنے والی عورت)۔ اور فَعِیْلٌ جب بمعنی مفعول ہوتا ہے تو مذکر مؤنث کا صیغہ یکساں رہتا ہے۔ جیسے رَجُلٌ جَرِیْحٌ (ایک زخمی کیا ہوا مرد)۔ اور اِمْرَاَۃٌ جَرِیْحٌ (ایک زخمی کی ہوئی عورت)۔

ذخیرۂ الفاظ

اَشِرَ (س) اَشَرًا = اکڑنا، اترانا

جَبَرَ (ن) جَبْرًا = قوت اور دباؤ سے کسی چیز کو درست کرنا، زبردستی کرنا

شَکَرَ (ن) شُکْرًا = نعمت کے احساس کا اظہار کرنا، شکریہ ادا کرنا

ظَلَمَ (ض) ظُلْمًا = کسی چیز کو اس کے صحیح مقام سے ہٹا دینا، ظلم کرنا

ظَلِمَ (س) ظَلَمًا = روشنی کا معدوم ہونا، تاریک ہونا

جَحَدَ (ف) جَحْدًا = جان بوجھ کر انکار کرنا

خَتَرَ (ض) خَتْرًا = غداری کرنا، بری طرح بے وفائی کرنا

کَفَرَ (ن) کُفْرًا = کسی چیز کو چھپانا، انکار کرنا

غَفَرَ (ض) غَفْرًا = کسی چیز کو میل کچیل سے بچانے کے لئے ڈھانپ دینا، عذاب سے بچانے کے لئے گناہ کو چھپا دینا، ڈھانپ دینا، بخش دینا

مشق نمبر ۵۸

مندرجہ ذیل قرآنی عبارتوں میں : (i) اسم المبالغہ تلاش کر کے ان کا مادہ، وزن اور صیغہ (عدد و جنس) بتائیں (ii) ان کی اعرابی حالت اور اس کی وجہ بتائیں (iii) مکمل عبارت کا ترجمہ کریں۔

(۱) بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ (۲) كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ (۳) اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ (۴) وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ (۵) وَاَنَّ اللّٰهَ
لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيْدِ (۶) وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَا اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ (۷) اِنَّ الْاِنْسَانَ
لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ (۸) وَقَالُوْا يٰمُوْسٰى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ (۹) وَكَانَ الشَّيْطٰنُ
لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا

اِسمُ التَّفضِیل (ا)

ا : ۶۱ آپ کو یاد ہو گا کہ انگریزی میں کسی موصوف کی صفت میں دوسروں پر برتری یا زیادتی ظاہر کرنے کے لئے Comparative اور Superlative Degree کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً Good سے Better اور Best۔ اسی طرح عربی میں بھی کسی موصوف کی صفت کو دوسروں کے مقابلہ میں برتر یا زیادہ ظاہر کرنے کے لئے جو اسم استعمال ہوتا ہے اسے اسم التفضیل کہتے ہیں، جس کے لفظی معنی ہیں "فضیلت دینے کا اسم" کسی صفت میں خواہ اچھائی کا مفہوم ہو یا برائی کا، دونوں کی زیادتی کے اظہار کے لئے استعمال ہونے والے اسم کو اسم التفضیل ہی کہا جائے گا۔ اس بات کو فی الحال انگریزی کی مثال سے یوں سمجھ لیں کہ Good اسم الصفہ ہے جبکہ Better اور Best دونوں اسم التفضیل ہیں۔ اسی طرح Bad اسم الصفہ ہے جبکہ Worse اور Worst دونوں اسم التفضیل ہیں۔

۲ : ۶۱ خیال رہے کہ اسم المبالغہ میں بھی صفت کی زیادتی کا مفہوم ہوتا ہے لیکن اس میں کسی سے تقابل کے بغیر موصوف میں فی نفسہٖ اس صفت کے زیادہ ہونے کا مفہوم ہوتا ہے، جبکہ اسم التفضیل میں یہ مفہوم پایا جاتا ہے کہ موصوف میں مذکورہ صفت کسی کے مقابلہ میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ اس بات کو فی الحال اردو کی مثال سے سمجھ لیں۔ اگر ہم کہیں "یہ لڑکا بہت اچھا ہے" تو اس جملہ میں "بہت اچھا" اسم المبالغہ ہے۔ لیکن اگر ہم کہیں "یہ لڑکا اس لڑکے سے زیادہ اچھا ہے" یا "یہ لڑکا سب سے اچھا ہے" تو اب "زیادہ اچھا" اور "سب سے اچھا" دونوں اسم التفضیل ہیں، اس لئے کہ ان دونوں میں تقابل کا مفہوم شامل ہے۔

۳ : ۶۱ عربی زبان میں واحد مذکر کے لئے اسم التفضیل کا وزن "اَفْعَلُ" اور واحد مونث کے لئے "فُعْلٰی" ہے اور ان کی نحوی گردان مندرجہ ذیل ہے :

	رفع	نصب	جر
مذکر واحد	اَفْعَلُ	اَفْعَلَ	اَفْعَلَ
مذکر تثنیہ	اَفْعَلاَنِ	اَفْعَلَیْنِ	اَفْعَلَیْنِ
مذکر جمع مکسر	اَفَاعِلُ	اَفَاعِلَ	اَفَاعِلَ
مذکر جمع سالم	اَفْعَلُوْنَ	اَفْعَلِیْنَ	اَفْعَلِیْنَ
مؤنث واحد	فُعْلٰی	فُعْلٰی	فُعْلٰی
مؤنث تثنیہ	فُعْلَیَانِ	فُعْلَیَیْنِ	فُعْلَیَیْنِ
مؤنث جمع سالم	فُعْلَیَاتٌ	فُعْلَیَاتٍ	فُعْلَیَاتٍ
مؤنث جمع مکسر	فُعَلٌ	فُعَلاً	فُعَلٍ

۴ : ۶۱ اس سے پہلے پیراگراف ۲:۵۹ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ الوان و عیوب کے واحد مذکر کا وزن بھی افعل ہی ہوتا ہے مگر دونوں کی نحوی گردان میں فرق ہے۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل فرق کو خاص طور سے نوٹ کر کے ذہن نشین کریں۔
(i) افعل التفضیل میں جمع مذکر کے صیغے میں جمع مکسّر کا وزن مختلف ہے۔ نیز اس کی جمع سالم بھی استعمال ہوتی ہے۔ (ii) افعل التفضیل میں واحد مؤنث کا وزن مختلف ہے اور یہ وہی وزن ہے جو اس کتاب کے پہلے حصہ کے پیراگراف ۳ : ۱۴ اور ۴ : ۴ میں الف مقصورہ کے عنوان سے پڑھایا گیا تھا۔ نیز فُعْلٰی کا وزن مبنی کی طرح استعمال ہوتا ہے۔ (iii) افعل التفضیل میں جمع مؤنث کے صیغے میں جمع مکسر کا وزن مختلف ہے یعنی فُعْلٌ کے بجائے فُعَلٌ ہے۔ نیز اس کے جمع سالم بھی استعمال ہوتی ہے۔

۵ : ۶۱ اسم التفضیل ہمیشہ فعل ثلاثی مجرد سے ہی بنتا ہے اور صرف ان افعال سے جن میں الوان و عیوب والا مفہوم نہ ہو۔ کیونکہ ان سے افعل التفضیل کے بجائے افعل الوان و عیوب کے صیغے استعمال ہوں گے۔ اسی طرح سے کسی مزید فیہ فعل سے

بھی افعل التفضیل کے صیغے نہیں بن سکتے۔ اگر کبھی ضرورت کے تحت الوان وعیوب والے فعل ثلاثی مجرد یا مزید فیہ کے کسی فعل سے اسم التفضیل استعمال کرنا پڑے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ حسب موقع اَشَدُّ (زیادہ سخت) اَکْثَرُ (مقدار یا تعداد میں زیادہ) اَعْظَمُ (عظمت میں زیادہ) وغیرہ کے ساتھ متعلقہ فعل کا مصدر لگا دیتے ہیں۔ مثلاً اَشَدُّ سَوَادًا (زیادہ سیاہ) اَکْثَرُ اِخْتِیَارًا (اختیار میں زیادہ) اَعْظَمُ تَوْقِیْرًا (عزت کی عظمت میں زیادہ) وغیرہ۔ ایسے الفاظ کے ساتھ متعلقہ فعل کا جو مصدر استعمال ہوتا ہے اسے "تَمْیِیْزٌ" کہتے ہیں۔ تمیز عموماً واحد اور نکرہ استعمال ہوتی ہے اور ہمیشہ حالت نصب میں ہوتی ہے۔

<u>۶ : ۶۱</u> افعل التفضیل کے درج ذیل چند استثنیٰ ہیں۔ مثلاً خَیْرٌ (زیادہ اچھا) اور شَرٌّ (زیادہ برا) کے الفاظ ہیں جو دراصل اَخْیَرُ اور اَشَرُّ (بروزن افعل) تھے، مگر یہ اپنی اصل شکل میں شاذ ہی (کبھی شعروادب میں) استعمال ہوتے ہیں، ورنہ ان کا زیادہ تر استعمال خَیْرٌ اور شَرٌّ ہی ہے۔ اسی طرح اُخْرٰی (دوسری) کی جمع مندرجہ بالا قاعدہ کے مطابق اُخَرٌ (بروزنِ فُعَلٌ) آنی چاہیے مگر یہ لفظ غیر منصرف یعنی اُخَرُ استعمال ہوتا ہے۔

مشق نمبر ۵۹

مندرجہ ذیل افعال سے اسم التفضیل بنا کر ان کی نحوی گردان کریں۔

(i) حَسُنَ (ک، ن) حَسَنًا = خوبصورت ہونا۔

(ii) سَفِلَ (ن، س، ک) سَفْلاً، سُفُولاً = پست ہونا، حقیر ہونا۔

(iii) کَبُرَ (ک) = بڑا ہونا۔

اِسمُ التَّفضيل (۲)

۱ : ۶۲ گزشتہ سبق میں آپ نے اسم التفضیل کی مختلف صورتیں (مذکر، مؤنث، واحد، جمع وغیرہ) بنانے کا طریقہ پڑھ لیا ہے۔ اب اس سبق میں ہم آپ کو عبارت میں اس کے استعمال کے متعلق کچھ بتائیں گے۔

۲ : ۶۲ اسم التفضیل دو اغراض کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اولاً یہ کہ دو چیزوں یا اشخاص وغیرہ میں سے کسی ایک کی صفت (اچھی یا بری) کو دوسرے کے مقابلہ میں زیادہ بتانے کے لئے۔ اسے تفضیلِ بعض کہتے ہیں۔ اور یہ وہی چیز ہے جسے انگریزی میں Comparative Degree کہتے ہیں۔ ثانیاً یہ کہ کسی چیز یا شخص کی صفت کو باقی تمام چیزوں یا اشخاص کے مقابلہ میں زیادہ بتانے کے لئے۔ اسے تفضیلِ کُل کہتے ہیں اور یہ وہی چیز ہے جسے انگریزی میں Superlative Degree کہتے ہیں۔

۳ : ۶۲ اسم التفضیل کو تفضیلِ بعض کے مفہوم میں استعمال کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسم التفضیل کے بعد مِنْ لگا کر اس چیز یا شخص کا ذکر کرتے ہیں جس پر موصوف کی صفت کی زیادتی بتانا مقصود ہوتا ہے۔ مثلاً زَيْدٌ اَجْمَلُ مِنْ عُمَرَ (زید عمر سے زیادہ خوبصورت ہے)۔ اس جملہ میں زَيْدٌ مبتدا ہے اور اَجْمَلُ مِنْ عُمَرَ اس کی خبر ہے۔

۴ : ۶۲ اب ایک اہم بات یہ نوٹ کر لیں کہ مِنْ کے ساتھ استعمال ہونے کی صورت میں اسم التفضیل کا صیغہ ہر حالت میں واحد اور مذکر ہی رہے گا چاہے اس کا موصوف (یعنی مبتدا) تثنیہ یا جمع یا مؤنث ہی کیوں نہ ہو۔ مثلاً اَلرَّجُلانِ اَجْمَلُ مِنْ زَيْدٍ۔ یا۔ عَائِشَةُ اَجْمَلُ مِنْ زَيْنَبَ۔ النِّساءُ اَجْمَلُ مِنَ الرِّجَالِ وغیرہ۔

۵ : ۶۲ اسم التفضیل کو تفضیلِ کل کے مفہوم میں استعمال کرنے کے دو طریقے ہیں۔ پہلا طریقہ یہ ہے کہ اسم التفضیل کو معرف باللام کر دیتے ہیں۔ مثلاً اَلرَّجُلُ

اَلْاَفْضَلُ (سب سے زیادہ افضل مرد)۔ نوٹ کرلیں کہ ایسی صورت میں اسم التفضیل اپنے موصوف کے ساتھ مل کر مرکّب توصیفی بنتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسی صورت میں اسم التفضیل کی اپنے موصوف کے ساتھ جنس اور عدد میں مطابقت ضروری ہے۔ مثلاً العَالِمُ الْاَفْضَلُ۔ اَلْعَالِمَانِ الْاَفْضَلاَنِ۔ اَلْعَالِمُونَ الْاَفْضَلُونَ۔ اَلْعَالِمَةُ الْفُضْلٰی۔ اَلْعَالِمَتَانِ الْفُضْلَيَانِ۔ اَلْعَالِمَاتُ الْفُضْلَيَاتُ۔

۶ : ۶۲ اسم التفضیل کو تفضیلِ کُل کے مفہوم میں استعمال کرنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اسم التفضیل کو مضاف بنا کر لاتے ہیں اور مضاف الیہ میں ان کا ذکر ہوتا ہے جن پر موصوف کی برتری ظاہر کرنی ہو۔ مثلاً زَيْدٌ اَعْلَمُ النَّاسِ (زید تمام لوگوں سے زیادہ عالم ہے)۔ نوٹ کرلیں کہ ایسی صورت میں یہ جملہ اسمیہ ہے۔ زَيْدٌ مبتدا ہے اور اَعْلَمُ النَّاسِ مرکب اضافی بن کر اس کی خبر بن رہا ہے۔

۷ : ۶۲ اسم التفضیل جب مضاف ہو تو جنس اور عدد کے لحاظ سے اپنے موصوف سے اس کی مطابقت اور عدم مطابقت دونوں جائز ہیں۔ مثلاً اَلْاَنْبِيَاءُ اَفْضَلُ النَّاسِ بھی درست ہے اور اَلْاَنْبِيَاءُ اَفَاضِلُ النَّاسِ یا اَلْاَنْبِيَاءُ اَفْضَلُو النَّاسِ بھی درست ہے۔ اسی طرح سے مَرْيَمُ فُضْلَى النِّسَاءِ اور مَرْيَمُ اَفْضَلُ النِّسَاءِ دونوں درست ہیں۔

۸ : ۶۲ خَيْرٌ اور شَرٌّ کے الفاظ بطور اسم التفضیل مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں استعمال ہوتے ہیں' یعنی تفضیلِ بعض کے لئے بھی جیسے اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ (الاعراف : ۱۲)۔ اور تفضیلِ کُل کے مفہوم میں بھی' جیسے بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰكُمْ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ (آل عمران : ۱۵۰)۔ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ (البینہ : ۶)۔

۹ : ۶۲ اسم التفضیل کے استعمال میں بعض دفعہ اس کو حذف کردیتے ہیں جس پر موصوف کی برتری ظاہر کرنی ہوتی ہے۔ اس طرح جملہ میں صرف اسم التفضیل ہی باقی رہ جاتا ہے۔ تاہم عبارت کے سیاق و سباق یا کسی قرینے سے اس کو سمجھا جا سکتا

ہے۔ مثلاً "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" دراصل "اَللّٰہ اَکْبَرُ کُلِّ شَیْءٍ" یا "اَللّٰہُ اَکْبَرُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ" ہے' اس لئے اس کا ترجمہ "اللہ بہت بڑا ہے" کرنے کے بجائے "اللہ سب سے بڑا ہے" کرنا زیادہ موزوں ہے۔ اسی طرح اَلصُّلْحُ خَیْرٌ (النساء : ۱۲۸) گویا اَلصُّلْحُ خَیْرُ الْاُمُوْرِ ہے' یعنی صلح سب باتوں سے بہتر ہے۔

۱۰ : ۶۲ پیراگراف ۵ : ۶۱ میں آپ نے پڑھا ہے کہ الوان و عیوب کے افعال مجرد اور مزید فیہ سے اسم التفضیل تو نہیں بنتا لیکن اَکْثَرُ' اَشَدُّ وغیرہ کے ساتھ متعلقہ فعل کا مصدر بطور تمیز لگا کر یہی مفہوم ظاہر کیا جا سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں اب یہ بات بھی سمجھ لیں کہ بعض دفعہ کسی فعل سے اسم التفضیل بن سکتا ہے لیکن بہتر ادبی انداز بیان کی خاطر اَکْثَرُ کی قسم کے کسی لفظ کے ساتھ اس فعل کا مصدر ہی بطور تمیز استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً نَفَعَ (ف) سے اسم التفضیل اَنْفَعُ بن سکتا ہے لیکن اَکْثَرُ نَفْعًا کہنا زیادہ بہتر لگتا ہے۔ اس طرح تمیز کا استعمال قرآن کریم میں بکثرت آیا ہے اور یہ استعمال صرف الوان و عیوب یا مزید فیہ تک محدود نہیں ہے۔ مثلاً اَکْثَرُ مَالاً (کثرت والا بلحاظ مال کے)' اَضْعَفُ جُنْدًا (زیادہ کمزور بلحاظ لشکر کے)' اَصْدَقُ حَدِیْثًا (زیادہ سچا بلحاظ بات کے) وغیرہ۔ اَکْثَرُ کی قسم کے الفاظ کے بغیر بھی اسم التفضیل کے ساتھ تمیز کا استعمال بکثرت ہوتا ہے۔ جیسے وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبْغَۃً (اور اللہ سے زیادہ اچھا کون ہے بلحاظ رنگ کے)۔ اسم التفضیل کے ساتھ تمیز کے اس استعمال کو سمجھ لینے سے آپ کو قرآن کریم کی بہت سی عبارتوں کے فہم میں مدد ملے گی۔

ذخیرۃ الفاظ

فَتَنَ (ض) فَتْنًا = سونے کو پگھلا کر کھرا کھوٹا معلوم کرنا، آزمائش میں ڈالنا، گمراہ کرنا، آزمائش میں پڑنا، گمراہ ہونا۔ (لازم و متعدی)	فَضَلَ (ن) فَضْلاً = اوسط سے زائد ہونا۔ (تفعیل) = ترجیح دینا، فضیلت دینا۔
	فَضْلٌ = زیادتی (اچھائی میں)۔
فِتْنَةٌ = آزمائش، گمراہی۔	فُضُوْلٌ = ضرورت سے زائد چیز (ناپسندیدہ)۔
فَصُحَ (ک) فَصَاحَةً = خوش بیان ہونا۔	فَضِيْلَةٌ = مرتبہ میں بلندی

مشق نمبر ۶۰

مندرجہ ذیل قرآنی عبارات کا ترجمہ کریں :

(۱) وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ (۲) وَاِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا (۳) اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا (۴) وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلاً (۵) فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ (۶) وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ (۷) وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلاً (۸) وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا (۹) وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ (۱۰) لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ (۱۱) فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا (۱۲) فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ (۱۳) اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالاً (۱۴) اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا

اسم الآلہ

ا : ۶۳ اسم الآلہ وہ اسم مشتق ہے جو اس چیز کو بتائے جو کسی کام کے کرنے کا ذریعہ ہو، یعنی وہ اوزار یا ہتھیار جن کے ذریعہ وہ کام کیا جاتا ہے۔ اردو میں لفظ "آلہ" بمعنی "اوزار" عام مستعمل ہے۔

۲ : ۶۳ اسم آلہ کے لئے تین اوزان استعمال ہوتے ہیں : مِفْعَلٌ، مِفْعَلَةٌ اور مِفْعَالٌ۔ کسی ایک فعل سے اسم الآلہ تینوں وزن پر بن سکتا ہے، تاہم اہل زبان ان میں سے کسی ایک وزن پر بننے والا لفظ زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً فعل نَشَرَ (ن) کے ایک معنی "لکڑی کو چیرنا" ہوتے ہیں۔ اس سے اسم آلہ مِنْشَرٌ، مِنْشَرَةٌ اور مِنْشَارٌ (چیرنے کا آلہ یعنی آری) بنتا ہے، تاہم مِنْشَارٌ زیادہ مستعمل ہے۔ فعل بَرَدَ (ن) کے ایک معنی "لوہے وغیرہ کو چھیل کر برادہ بنانا" ہیں۔ اس سے اسم آلہ مِبْرَدٌ، مِبْرَدَةٌ اور مِبْرَادٌ بن سکتے ہیں، تاہم مِبْرَدٌ (ریتی) زیادہ استعمال ہوتا ہے وغیرہ۔ سَخُنَ (ک) "پانی وغیرہ کا گرم ہونا" سے اسم آلہ مِسْخَنٌ، مِسْخَنَةٌ اور مِسْخَانٌ بن سکتے ہیں لیکن مِسْخَنَةٌ (واٹر ہیٹر) زیادہ استعمال ہوتا ہے وغیرہ۔

۳ : ۶۳ اِسم آلہ لازم اور متعدی دونوں طرح کے فعل سے بن سکتا ہے جیسا کہ اوپر دی گئی مثالوں سے واضح ہے۔ لیکن یہ زیادہ تر فعل متعدی سے ہی آتا ہے۔ البتہ یہ نوٹ کرلیں کہ اسم آلہ صرف فعل ثلاثی مجرد سے ہی بن سکتا ہے، مزید فیہ سے نہیں بنتا۔ اگر ضرورت ہو تو لفظ "آلہ" یا اس کے کسی ہم معنی لفظ کو بطور مضاف لا کر متعلقہ فعل کے مصدر کو اس کا مضاف الیہ کردیتے ہیں، جیسے آلَةُ الْقِتَالِ۔

۴ : ۶۳ اسم الآلہ کے اوزان سے تثنیہ تو حسب قاعدہ اِن اور ینِ لگا کر ہی بنے گا۔ یعنی مِفْعَلاَنِ اور مِفْعَلَيْنِ، مِفْعَلَتَانِ اور مِفْعَلَتَيْنِ، مِفْعَالاَنِ اور مِفْعَالَيْنِ، البتہ ان کی جمع ہمیشہ جمع مکسر آتی ہے۔ مِفْعَلٌ اور مِفْعَلَةٌ دونوں کی جمع مَفَاعِلُ کے وزن پر آتی ہے اور مِفْعَالٌ کی جمع مَفَاعِيْلُ کے وزن پر آتی ہے۔ امید ہے آپ نے نوٹ کرلیا

ہو گا کہ اسم آلہ کی جمع کے دونوں وزن غیر منصرف ہیں۔ اس طرح مِنْشَرٌ یا مِنْشَرَةٌ دونوں کی جمع مَنَاشِرُ آئے گی اور مِنْشَارٌ کی جمع مَنَاشِیْرُ آئے گی۔

۵ : ۶۳ یہ ضروری نہیں ہے کہ "کسی کام کو کرنے کا آلہ" کا مفہوم دینے والا ہر لفظ مقررہ وزن پر استعمال ہو ' بلکہ عربی زبان میں بعض آلات کے لئے الگ خاص الفاظ مقرر اور مستعمل ہیں مثلاً قُفْلٌ (تالا) سِکِّیْنٌ (چھری) سَیْفٌ (تلوار) قَلَمٌ (قلم) وغیرہ۔ تاہم اس قسم کے الفاظ کو ہم اسم الآلہ نہیں کہہ سکتے۔ اس لئے کہ اسم الآلہ وہی اسم مشتق ہے جو مقررہ اوزان میں سے کسی وزن پر بنایا گیا ہو۔

۶ : ۶۳ اسماءِ مشتقہ پر بات ختم کرنے سے پہلے ذہن میں دوبارہ تازہ کر کے یاد کر لیں کہ :

(i) ابواب مزید فیہ سے اسم الفاعل اور اسم المفعول بنانے کے لئے جب علامت مضارع ہٹا کر اس جگہ میم لگاتے ہیں تو اس پر ضمہ (پیش) آتی ہے۔ جیسے یُعَلِّمُ سے مُعَلِّمٌ اور مُعَلَّمٌ۔

(ii) مَفْعُوْلٌ اور اسم الظرف کے دونوں اوزان مَفْعَلٌ اور مَفْعِلٌ کی میم پر فتحہ (زبر) آتی ہے۔

(iii) اسم الآلہ کے تینوں اوزان کی میم پر کسرہ (زیر) آتی ہے۔

مشق نمبر ۶۰

مندرجہ ذیل اسماء آلات کا مادہ نکالیں :

۱۔ مِنْسَجٌ (کپڑا بننے کی کھڈی) ۲۔ مِغْفَرٌ (سر کی حفاظت والی ٹوپی Helmet) ۳۔ مِنْقَبٌ (سوراخ کرنے یا Drilling کرنے کی مشین) ۴۔ مِدْفَعٌ (توپ) ۵ مِنْجَلٌ (درانتی) ۶۔ مِسْطَرٌ (لکیر بنانے کا رولر) ۷۔ مِکْنَسَةٌ (جھاڑو) ۸۔ مِلْعَقَةٌ (چمچہ) ۹۔ مِنْشَفَةٌ (تولیہ) ۱۰۔ مِطْرَقَةٌ (خراد مشین) ۱۱۔ مِغْرَفَةٌ (ڈونگا) ۱۲۔ مِفْتَاحٌ (کنجی) ۱۳۔ مِقْرَاضٌ (قینچی) ۱۴۔ مِنْظَارٌ (دوربین) ۱۵۔ مِنْفَاخٌ (ہوا بھرنے کا پمپ) ۱۶۔ مِصْبَاحٌ (چراغ)

غیر صحیح افعال

۱ : ۶۴ عربی میں فعل کی تقسیم کئی لحاظ سے کی گئی ہے۔ مثلاً زمانہ کے لحاظ سے فعل ماضی اور مضارع کی تقسیم یا مادہ میں حروف کی تعداد کے لحاظ سے ثلاثی اور رباعی کی تقسیم۔ یا فعل ثلاثی مجرد و مزید فیہ' فعل معروف و مجہول اور فعل لازم و متعدی وغیرہ۔ اسی طرح افعال صحیح اور افعال غیر صحیح کی بھی ایک تقسیم ہے۔

۲ : ۶۴ جو فعل اپنے وزن کے مطابق ہی استعمال ہوتا ہے اسے فعل صحیح کہتے ہیں۔ لیکن کچھ افعال بعض اوقات (ہمیشہ نہیں) اپنے صحیح وزن کے مطابق استعمال نہیں ہوتے۔ مثلاً لفظ "کَانَ" آپ پڑھ چکے ہیں۔ اس کا مادہ "ک و ن ہے" اس کا پہلا صیغہ فَعَلَ کے وزن پر "کَوَنَ" ہونا چاہئے تھا لیکن اس کا استعمال کَانَ ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسے افعال کو اس کتاب میں ہم غیر صحیح افعال کہیں گے۔

۳ : ۶۴ عربی گرامر کی کتابوں میں عام طور پر "غیر صحیح افعال" کی اصطلاح کا استعمال' ان کی تقسیم اور پھر ان کی ذیلی تقسیم مختلف انداز میں دی ہوئی ہے جو اعلیٰ علمی سطح کی بحث ہے۔ اور ابتدا سے ہی طلبہ کو اس میں الجھا دینا ان کے ساتھ زیادتی ہے۔ اس لئے ان سے گریز کی راہ اختیار کرتے ہوئے غیر صحیح کی اصطلاح میں ہم ایسے تمام افعال کو شامل کر رہے ہیں جو کسی بھی وجہ سے بعض اوقات اپنے صحیح وزن کے مطابق استعمال نہیں ہوتے۔

۴ : ۶۴ اب ہمیں ان وجوہات کا جائزہ لینا ہے جن کی وجہ سے کوئی فعل "غیر صحیح" ہو جاتا ہے۔ لیکن اس سے پہلے ضروری ہے کہ آپ ہمزہ اور الف کا فرق اور "حروف علت" کا مطلب سمجھ لیں۔

۵ : ۶۴ عربی میں ہمزہ اور الف' دو مختلف چیزیں ہیں۔ ان میں جو بنیادی فرق ہے

انہیں ذہن نشین کر کے یاد کرلیں۔

(i) ہمزہ پر کوئی حرکت یعنی ضمہ، فتحہ، کسرہ یا علامت سکون ضرور ہوتی ہے یعنی یہ خالی نہیں ہوتا۔ جبکہ الف پر کوئی حرکت یا سکون کبھی نہیں آتا اور یہ ہمیشہ خالی ہوتا ہے۔ اور صرف اپنے سے ماقبل مفتوح (زبر والے) حرف کو کھینچنے کا کام دیتا ہے جیسے بَ سے بَا۔

(ii) ہمزہ کسی لفظ کے ابتداء میں بھی آتا ہے، درمیان میں بھی اور آخر میں بھی، جبکہ الف کسی لفظ کے ابتداء میں کبھی نہیں آتا، بلکہ یہ ہمیشہ کسی حرف کے بعد آتا ہے۔ آپ کو اِنْسَانٌ، اَنْهَارٌ، اُمَّهَاتٌ جیسے الفاظ کے شروع میں جو "الف" نظر آتا ہے، یہ درحقیقت الف نہیں ہے بلکہ ہمزہ ہے۔ جبکہ انہی الفاظ کے حروف "س" اور "ھ" کے بعد ہمزہ نہیں بلکہ الف ہے۔

(iii) ہمزہ سے پہلے حرف پر حرکات ثلاثہ یا سکون میں سے کچھ بھی آسکتا ہے جبکہ الف سے پہلے حرف پر ہمیشہ فتحہ (زبر) آتی ہے۔

(iv) کسی مادہ میں فا، عین یا لام کلمہ کی جگہ ہمزہ آسکتا ہے جبکہ الف کبھی کسی مادہ کا جز نہیں ہوتا۔

<u>۶۴ : ۶</u> حرفِ علت ایسے حرف کو کہتے ہیں جو کسی مادہ میں آجائے تو وہ فعل غیر صحیح ہو جاتا ہے۔ ایسے حروف دو ہیں، واؤ (و) اور یا (ی)۔ عربی گرامر کی اکثر کتابوں میں الف کو بھی حرف علت شمار کیا گیا ہے۔ لیکن چونکہ الف کسی مادہ کا جز نہیں بنتا اس لئے اس کتاب میں ہم حروف علت کی اصطلاح صرف "و" اور "ی" کے لئے استعمال کریں گے۔

<u>۶۴ : ۷</u> کسی فعل کے غیر صحیح ہونے کی تین وجوہات ہوتی ہیں۔ کسی مادہ میں جب فا عین اور لام کلمہ میں کسی جگہ پر (i) جب ہمزہ آجائے، (ii) ایک ہی حرف دو مرتبہ آجائے یا (iii) کسی جگہ کوئی حرف علت آجائے۔ ان وجوہات کی بنیاد پر افعال صحیح اور غیر صحیح کی کل سات قسمیں بنتی ہیں۔ آپ انہیں سمجھ کر یاد کرلیں۔

(۱) صحیح : جس کے مادے میں نہ ہمزہ ہو' نہ ایک حرف کی تکرار ہو اور نہ ہی کوئی حرف علت ہو جیسے دَخَلَ۔

(۲) مہموز : جس کے مادہ میں کسی جگہ ہمزہ آجائے جیسے اَکَلَ' سَئَلَ' قَرَءَ۔

(۳) مضاعف : جس کے مادہ میں کسی حرف کی تکرار ہو جیسے ضَلَّ۔

(۴) مثال : جس کے مادہ میں فا کلمہ کی جگہ حرف علت آئے جیسے وَعَدَ۔

(۵) اجوف : جس کے مادہ میں عین کلمہ کی جگہ حرف علت آئے جیسے قَوَلَ۔

(۶) ناقص : جس کے مادہ میں لام کلمہ کی جگہ حرف علت آئے جیسے خَشِیَ۔

(۷) لفیف : جس کے مادہ میں حرف علت دو مرتبہ آئے جیسے وَقَیَ۔

۸ : ۶۴ اب ایک اہم بات یہ نوٹ کرلیں کہ اب تک مادہ کے حروف کی جو بات ہوئی ہے اس کی بنیاد فا' عین اور لام کلمہ ہے۔ اس لئے کسی لفظ میں اگر فا' عین اور لام کلمہ کے علاوہ کسی جگہ ہمزہ یا حرف علت آجائے تو اس کی وجہ سے وہ لفظ غیر صحیح شمار نہیں کیا جائے گا۔ جیسے باب افعال کا پہلا صیغہ اَفْعَلَ ہے۔ اس کا ہمزہ ف ع یا ل کلمہ کی جگہ نہیں ہے۔ اس لئے صحیح حروف کے مادوں سے جتنے الفاظ اس وزن پر بنیں گے وہ مہموز نہیں ہوں گے۔ مثلاً اَدْخَلَ' اَکْرَمَ' اَخْرَجَ وغیرہ مہموز نہیں ہیں۔ اسی طرح ماضی معروف میں مذکر غائب کے لئے تثنیہ اور جمع کے صیغوں کا وزن فَعَلاَ اور فَعَلُوْا ہے۔ ان میں "الف" اور "و" ہیں لیکن یہ بھی ف ع ل کے علاوہ ہیں۔ اس لئے صحیح حروف کے مادوں سے جتنے الفاظ ان اوزان پر بنیں گے وہ غیر صحیح نہیں ہوں گے۔ مثلاً ضَرَبَا' ضَرَبُوْا یا شَرِبَا' شَرِبُوْا وغیرہ۔ باب تفعیل اور تَفَعُّلٌ میں عین کلمہ پر تشدید آنے کی وجہ سے وہ مضاعف نہیں ہوتے' اس لئے کہ وہاں عین کلمہ ہی کی تکرار ہوتی ہے۔

مشق نمبر ۶۲

مندرجہ ذیل مادوں کے متعلق بتائیے کہ وہ ہفت اقسام کی کونسی قسم سے متعلق ہیں۔ جو مادے بیک وقت دو اقسام سے متعلق ہوں ان کی دونوں اقسام بتائیں۔

ء م ر۔ء م م۔ج ی ء۔ر و ی۔و ر ی۔ی س ر۔ ۔س ر ر۔ء س س۔
ق و ل ۔ ب ی ع ۔ س و ی۔ ر ض و ۔ ر ء ی ۔ و ق ی۔ ب ر ء۔
س ء ل۔